تیغ ستم سے بھائی جا جس جگہ موا ہے
بیٹا رہا سو دونوں کی تو تھ پر گرا ہے
اُسکا بھتیج بھتیجا مارا وہین پڑا ہے
قتل اسطرح قبیلہ ہمہ تم حسین کا ہے

صورت یہ کشت و خون کی بن کربلا مین آئی
یون گردن اپنی کن نے مع اقربا کٹائی
تڑپے ہے یان بھتیجا دان لوٹتا ہے بھائی
کٹنے کا جسطرح سے عالم حسین کا ہے

جو زیر تیغ آیا چھوٹا بڑا اُنھون مین
کوئی بھتیجا کوئی ہے بھانجا اُنھون مین
کیا کیا عزیز اُسکا بیجان تھا اُنھون مین
بیٹا کوئی ہے اُسکا جو غم حسین کا ہے

گھیرے ہوئے اب اُسکو فوج مخالفان ہے
مارے ہے تیر جسکے وان ہاتھ مین کمان ہے
ہر اک کی تیغ کا وہ تن بہر امتحان ہے
تودے سے آج سینہ کیا کم حسین کا ہے

تیغ و تبر سے اُسکے ہین تن پہ زخم کاری
تاب و توان و طاقت سب اُن نے اپنی ہاری
اور جا بجا بدن سے خون ہو رہا ہے جاری
حال اس قدر مجبور ہم حسین کا ہے

ہر زخم تن کا جون گل اب دہڑ ہا رہا ہے
گویا تمام میدان پھولون سے چھا رہا ہے
جون آب جوئے خون کو تن سے بہا رہا ہے
قتل اسطرح سے گل کے موسم حسین کا ہے

گردون سے یون تن اُسکا دیکھا گیا ہے کیونکر
تن لوسے گوئی دم کو نیزی کی پیرسنان پر
سر تا قدم ہے زخم شمشیر و تیر و خنجر
ہر گیسوئے معنبر پر جم حسین کا ہے

ٹکڑے کر اُسکے تن کو جو وقت سر اُتارا
جھک جائے شاخ اوپر جیسے گل ہزارا
کیونکر ہوا فلک کو یہ دیکھنے کا یارا
نیزے کی نوک پر سر یون خم حسین کا ہے

ہوتین جو فاطمہ اب جان اپنی اسپہ کھوتین
پانی اگر نہ ملتا اشکون سے اپنے دھوتین
اور بیٹھ کر سرہانے دیکھ اسکا حال روتین
لوہو سے پیرہن جو پر نم حسین کا ہے

بن کربلا مین یار و ظالم جو تھے جہانتک
اہل زمین سے لیکر اب اہل آسمان تک
دست تعدی اُنکے ہو گئے ہین اب کہانتک
جو کوئی ہے سو اُسکو ماتم حسین کا ہے

چاہے جو روز محشر کوئی نجات اپنی
لے مہربان بسر کر غم مین حیات اپنی
سر خاک ڈال کاٹے رو رو کے رات اپنی
سب ماتمون مین ماتم اعظم حسین کا ہے

مرثیہ حضرت

چرخ کی بد بختی آج ہوئی ہے اثبات
حال سے خلق کے غافل ہے بیٹا یہ بدذات

دین کے راہ زنون نے ہو فراہم ہیہات

لوٹی کربل مین مدینے سے جو آئی تھی برات

غارت اس طرح کیا ہاے پیمبر کا گھر
سر نیزے تو موے جی سے بنے جو اکثر

نہ سر زن پہ ہی چادر نہ تن مردہ پہ سر
چاہتے ہین کرین نوشہ کیلئے قطع حیات

گھر کو شادی کی عوض روشنی کی آتش دے
دولہا دولھن سے عجب بھاگ ہین یارو جنگے

در پہ سر پیٹنے سے خلق کے نوبت باجے
تخت کی رات کرے دنکو قیامت کی بات

دونون سمدھیانے یہ لوٹے گئے بچ کر کی وطن
کس گھڑی بیاہ اٹھایا تھا کہ دولہا دولھن

عوض خلعت شادی نہ ملا لاشہ کو کفن
درد سے دل کے بہم کہنے نہ پائے وہ بات

صبح سے بیٹھین ہین سر اپنے برائی تا شام
دیکھ یہ حال یہ کہتے ہین کھڑے خاص وعام

شام سے صبح تلک نے نکلے دولہا کا نام
بیاہ کا دن نہین دولہا کا یہ ہی روز وفات

دلنی رونا ہی کھڑا اڑاسے لگے سر اپنے خاک
کس کا ماتم ہے یہ پوچھے ہی کوئی ہو غمناک

سینہ کوٹے ہی کوئی کرکے گریبان کو چاک
شادی کی آج تلک دیکھے نہین یہ حالات

نیر زنجیر نہ سمدھن کے گلے دیکھا ہار
اور شربت سے جو پوچھو تو کرون یہ گفتار

پان جو کھاوے سو ہی سمدھی کی زخمن مین سوفار
تشنہ نوشہ کو کیا ذبح لب آب فرات

یہ عجب بیاہ ہی جسمین نہ کہین رنگ نہ راگ
اس نوبلی کے غرض ہینے عجب دیکھے بھاگ

ورنہ ہر شادی مین سب گاتی ہین دولھن کی سہاگ
نوحہ کرتی ہین منڈھے کے تلے بیٹھین عورات

چشم ہر ایک کی خونناب سے ہی مالا مال
گرد دولھن کے سبھی بیٹھین ہین کھولے ہوئے بال

ڈوبے ہاتھو مین سبھون کے ہین لہو سے رومال
شادی کی لوگونکے دیکھے ہین کہین یہ اوقات

کون ساعت تھی بخانین کہ ہوئی جب نسبت
غرض ایسی بھی نہ دیکھی مین کسی کی قسمت

زہر کا گھونٹ ہوا وہ جو پیا تھا شربت
پاس دولھن کے یہ دولہا نہ ہارات کی بات

راؤ چاؤ سے بنا کوئی یہ دیکھا ہی نراس
حیف صد حیف اجل اسکی نہ بنری کے پاس

بجنے دیوے کہ کسی طرح کا نکلے نہ ہلاس
نہ دیا چھنے اسے بیٹھ کے اکدم تو بات

بیاہ ہوتا ہی کسیکا یہ زمانے مین کہین
ایسے دولہا دولھن آفاق مین دیکھی ہی نہین

خوشی و خرمی ہوتی ہے قبیلے کے تئین
غم سے شادی کے جھنجھونکے نہین تا حشر نجات

ان کے دولہا کی رو رو کے بصد آہ و فغان
خاک مین ہائے پڑا ہی تو لہو مین غلطان

زیر سر ہی عوض تکیہ ترے نوک سنان
دیکھون اب کوئی آنکھونسے مین یہ مکروہات